علمائے اندلس کی تفسیری خدمات

ڈاکٹر محمد طفیل

قرآن حکیم انسان کے لئے سرچشمہ ہدایت ، مینارہ نور اور منبع علوم و فنون ہے۔ انسانیت کے مادی ، روحانی ، انفرادی اجتماعی یا قومی و ملی ہر طرح کے مسائل میں انسان کو ہمیشہ رہنمائی فراہم کرتا رہے گا ۔ عبادات کا طریق ہو یا معاملات کے مسائل قرآن حکیم سبھی امور میں رہنمائی فراہم کرتا ہے ۔ قرآنی ہدایت زمان و مکان کی حدود اور سیاسی مصلحتوں سے بالا تر ہے۔ اس لئے قرآن حکیم ہر خطہ کے ہر انسان کے لئے ہر زمانے میں رشد و ہدایت کا مصدر اور رہنمائی کا منبع رہے گا ۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے انسان نے قرآن حکیم سے استفادہ کیا اور اسکی ہدایت کو عام کرنے ، اسکی معلومات کو عام فہم بنانے اور اس کے پیغام کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے بہت محنت کی ۔ نئے نئے علوم ایجاد کئے اور ان کی کلیات اور جزئیات کو قرآنی احکام کی روشنی میں متعین کیا ۔

مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک ایسا نسخۂ کیمیا ہے جس کے بغیر نہ عبادات ادا کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی معاملات اور زندگی کے روز مرہ امور سر انجام دیئے جا سکتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ہوئے انھوں نے قرآن حکیم کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا اور حالات و زمانہ کی تبدیلیوں اور ضروریات کی تکمیل کے لئے قرآنی آیات اور الٰہی احکام کی تشریح و تعبیر کی ۔

اسی ضرورت کی کوکھ سے ,,علم تفسیر ،، نے جنم لیا جس کا منشاء یہ ہے کہ قرآن حکیم کے مفاهیم اور احکام کھول کر آسان انداز میں بیان کر دیئے جائیں ، کہ عام مسلمان انهیں بآسانی سمجھ کر ان پر عمل کر سکے ۔ جیسا کہ زرکشی نے لکھا ہے :

,,التفسیر ،، علم یفهم به کتاب الله المنزل علی نبیّه محمد صلی الله علیه وسلم ، وبیان معانیه ، و استخراج احکامه و حکمه ،، (۱)۔

تفسیر ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے الله تعالی کی حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم پر نازل کردہ کتاب اور اس کے معانی کا بیان سمجھا جاتا ہے اور اس کے احکام اور حکمتیں واضح کی جاتی هیں ۔

مسلمانوں نے قرآن حکیم کی تفسیر پر هی توجه نهیں دی بلکه اس کی قرآت اور تلاوت سے لیکر اس میں بیان کردہ تمام علوم و فنون پر بھی وقیع اور قابل قدر کام کیا ہے۔ چنانچه علم تجوید ، علم رموز و اوقاف، حروف مقطعات ، محکم و متشابهات ، غریب القرآن ، مشکلات القرآن ، لغوی امور، بدیع ، معانی اور علم البیان ، حکمت و فلسفه ، اصول تاریخ ، قرآنی قصص کی حکمتیں ، سماجی ، سیاسی ، اقتصادی اور سائنسی علوم و فنون کے اصول و قواعد المختصر زندگی کے تمام امور کے بارے میں قرآنی پیغام کو مختلّف علوم و فنون کے ذریعے متعارف کرایا ۔ تاکه هر سطح اور مهارت رکھنے والا فرد اور جماعت قرآنی پیغام سے مستفید هو سکے ۔

دنیا کے دیگر خطوں کی طرح مسلمان جب ,,اندلس ،، میں پهنچے تو وهاں بھی قرآن حکیم کی روشنی اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر هوئی ۔ اور اهل علم مسلمانوں نے قرآن حکیم کا مختلف پهلوؤں سے مطالعه کیا ۔ اور انهوں نے علم تفسیر کے ساتھ ساتھ دیگر

قرآنی علوم پر بھی گراں قدر تصانیف یادگار چھوڑیں جو اندلس کی علمی تُراث کا ایک شاندار باب ہے۔

ھماری کوشش تھی کہ اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت و معاشرت کے آثار سے بھرپور خطہ ,,اندلس،، کے اھل علم کی تمام کوششوں کا تفصیلی انداز میں احاطہ کیا جائے ۔ اور علمائے اندلس کی ھر تفسیر اور قرآنی علوم پر لکھی گئی ھر کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں تحلیلی اور تنقیدی مطالعہ تفصیلی انداز میں پیش کیا جائے ۔ تاکہ اھل علم اندلسی مسلمانوں کی تفسیری اور قرآنی خدمات سے بخوبی آگاہ ھو سکیں ۔

مختلف کتب تاریخ و سیر کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ھوئی کہ یہ موضوع بہت وسیع ہے۔ اور اھل اندلس نے قرآن حکیم ، تفسیر اور دیگر علوم قرآنی کے بارے میں جو علمی جواھر پارے یادگار چھوڑے ھیں ، ان کا احاطہ ایک مختصر مقالے میں ممکن نہیں ، بلکہ یہ دلچسپ اور مفید علمی موضوع ایک مستقل اور مبسوط کتاب کا متقاضی ہے۔ جبکہ زیر نظر مقالہ مطلوبہ تفصیل کا متحمل نہیں ھو سکتا ۔ اس لئے زیر نظر موضوع کی وسعت کو سمیٹنے اور قارئین کو مختصر انداز میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراھم کرنے کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ مقالے کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

أ ۔ پہلے حصے میں اھل اندلس کی قرآنی اور تفسیری خدمات اجمالاً بیان کی گئی ھیں ۔ اور ایسا کرتے وقت یہ طریقہ اپنایا گیا ہے کہ جمع کردہ معلومات کو مصنف کے نام سے ھجاتی ترتیب سے تحریر کیا گیا ہے ، اور مصنف کے پورے نام کے ساتھ ساتھ اس کا مشہور نام اور سن وفات بھی درج کر دیا گیا ہے ، تاکہ مصنف کا زمانہ متعین کیا جا سکے اور وہ دیگر مصنفین سے ممتاز ھو جائے اور مصنف کے نام

کے سامنے دوسرے کالم میں فاضل مصنف کی کتاب یا کتب کے نام درج کر دیئے گئے ھیں جو اس نے قرآنی اور تفسیری میدانوں میں یادگار چھوڑی ھیں ۔ واضح رھے کہ ایسا کرتے وقت وھی اندلسی اھل علم شامل فہرست کئے گئے ھیں جن کی قرآنی علوم یا تفسیری ادب میں تصانیف کے نام کتب تاریخ و سیر میں محفوظ ھیں ۔ ظاھر ہے کہ یہ فہرست مکمل اور حتمی نہیں ہے۔ تاھم اس ابتدائی فہرست کے مطالعہ سے اھل اندلس کی تفسیری اور قرآنی خدمات کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ جو اھل علم کو دعوت مطالعہ دیتی ہے۔

ب ۔ اس مقالے کے دوسرے حصے میں اھل اندلس کی پانچ نمائندہ تفاسیر سے تفصیلاً متعارف کرایا گیا ہے ، اس حصے میں شامل ھر تفسیر کے مصنف کی زندگی کے بارے میں ضروری معلومات فراھم کر کے تفسیر اور اس کا منہج تحریر اور دیگر اھم معلومات قدرے تفصیلی انداز میں پیش کی گئی ھیں ۔ ان نمائندہ تفاسیر کے مطالعہ سے یہ اندازہ ھوتا ہے کہ اھل اندلس ، دیگر علوم و فنون کی طرح ، تفسیری اور قرآنی علوم میں بھی دنیا کے دیگر خطوں کے اھل علم اور اھل قلم کے نہ صرف ھم پلہ رھے ، بلکہ انھیں اس میدان میں بھی بہت سے امتیازات حاصل ھیں ۔ چنانچہ علم تجوید میں قصیدہ ,,شاطبیہ،، آج بھی اپنے فن کی عمدہ مثال ہے اور شرعی علوم میں ,,احکام القرآن،، جیسے دقیق ، مشکل اور اھم موضوع پر جس پائے کی اور جس مقدار میں کتابیں اھل اندلس نے تحریر کیں ، وہ انھی کا حصہ ہے۔ اور یہ فضیلت کسی اور خطے کے اھل قلم کو حاصل نہیں ھوئی ۔

پہلا حصہ (٢)

مصنف	مصنفات
ابراهیم بن احمد الشیبانی متوفی ٢٩٨/٩١٠	سراج الهدی فی معانی القرآن ومشاکله واعرابه ۔
ابراهیم بن حسین بن خالد بن مرتیل القرطبی متوفی ٢٣٩/٨٦٣	تفسیر القرآن الکریم
ابراهیم بن محمد بن ابراهیم بن علیب الطائی متوفی ٦٢٠/١٢٢٣	مختصر تفسیر ابن عطیه
ابراهیم بن محمد بن ابراهیم بن ابی القاسم السفاقسی متوفی ۷٣٢/١٣٣٢	المجید فی اعراب القرآن المجید
احمد بن ابراهیم بن الزبیر بن محمد الثقفی الغرناطی متوفی ۷٠٨/١٣٠٨	١ ۔ ملاک التاویل فی المتشابه اللفظ فی التنزیل ٢ ۔ البرهان فی ترتیب سور القرآن (ان دونوں کتابوں کے قلمی نسخے خزینة الرباط میں محفوظ هیں)
احمد بن خلف بن عیشون بن خیار بن سعید الجذامی المعروف بابن النحاس متوفی ٥٣١/١١٣۷	ناسخ القرآن و منسوخه
احمد بن سعد بن محمد العسکری الاندرشی الاندلسی متوفی ۷٥٠/١٣٣٩	تفسیر کبیر (نامکمل رهی)
احمد بن عبدالرحمن بن محمد بن مضاء اللحتمی القرطبی متوفی ٥٩٢/١١٩٦	تنزیه القرآن عمالا یلیق من البیان

احمد بن علی بن احمد الربعی الباغانی متوفی ۱۰۱۱/۴۰۱	احکام القرآن (مالکی فقه کی کتاب ہے)
احمد بن قاسم بن عیسی بن فرج بن عیسی اللخمی الاقلیشی الاندلسی متوفی ۱۰۱۹/۴۱۰	تفسیر العلوم والمعانی المستودعة فی السبع المثانیٰ (تفسیر سورة الفاتحہ قلمی شکل میں محفوظ ہے)
احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی عیسی ابن لب بن یحیی المعافری الاندلسی الطلمنکی متوفی ۱۰۳۸/۴۲۹	۱ ـ تفسیر القرآن الکریم (سو اجزاء پر مشتمل ہے) ۲ ـ البیان فی اعراب القرآن
احمد بن محمد بن احمد بن بُرد متوفی ۱۰۴۸/۴۴۰	تفسیر القرآن الکریم
احمد بن محمد بن عمر بن یوسف بن ادریس بن عبداللہ المری المعروف بابن ورد متوفی ۱۱۴۵/۵۴۰	الاخمسة بالتفسیر
احمد بن محمد بن احمد بن ابی عرفه اللخمی العزفی السبتی متوفی ۱۲۳۶/۶۳۳	منہاج الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ (اس کتاب کا قلمی نسخه بغداد میں موجود ہے)
احمد بن محمد القرشی الغرناطی متوفی ۱۲۹۲/۶۹۲	تفسیر القرآن الکریم
احمد بن محمد بن ابراهیم بن محمد بن یوسف المرادی القرطبی المعروف بالعشاب متوفی ۱۳۳۵/۷۳۶	تفسیر القرآن الکریم (یه تفسیر جلالین کی طرح مختصر انداز میں تحریر کی گئی ہے)
احمد بن محمد بن زکری التلمسانی متوفی ۱۴۹۳/۸۹۹	الناظم الناثر

احمد بن محمد بن یحیی بن عبدالرحمن التلمسانی متوفی ۱۶۳۱/۱۰۴۱	اعراب القرآن
احمد بن محمود السیواسی متوفی ۱۴۵۶/۸۶۰	عیون التفاسیر للفضلاء السماسیر (یہ تفسیر طلبہ کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھکر آسان انداز میں تصنیف کی گئی)
احمد بن مصطفی بن احمد بن مصطفی الخوینی القزوینی متوفی ۱۸۹۰/۱۳۰۷	حاشیہ علی تفسیر الصافی (یہ حاشیہ سورۃ البقرہ کے اختتام تک ہے)
اسماعیل بن خلف بن سعید الانصاری السرقسطی متوفی ۱۰۶۳/۴۵۵	اعراب القرآن (یہ تفسیر نو جلدوں میں مکمل ہوئی ۔ ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ۔ اس تفسیر کا آخری آدھا حصہ مخطوطہ کی شکل میں اسکندریہ میں محفوظ ہے)
بقی بن مخلد بن یزید القرطبی متوفی ۸۸۹ / ۲۷۶	تفسیر القرآن الکریم
بکر بن سهل بن اسماعیل بن نافع الهشامی الدمیاطی متوفی ۹۰۲/۲۸۹	تفسیر القرآن الکریم
(ابو) بکر بن محمد بن عبداللہ البنانی الفاسی الرباطی متوفی ۱۸۶۷/۱۲۸۴	تفسیر القرآن العظیم
حاجی پاشا بن خواجۂ بن علی مراد بن خواجہ علی حسام الدین القونوی (سن وفات معلوم نہیں ہو سکا)	مجمع الانوار فی جمیع الاسرار (یہ بڑی تفسیر کئی جلدوں میں مکمل ہوئی)

سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التحیبی القرطبی المعروف بابی الولید الباجی متوفی ۴۷۴/۱۰۸۱	۱ ـ تفسیر القرآن الکریم (یہ تفسیر نامکمل رہی) ۲ ـ الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب بھی مکمل نہ ہو سکی)
سلیمان بن نجاح الاموی القرطبی الاندلسی متوفی ۴۹٦/۱۱۰۳	۱ ـ البیان الجامع لعلوم القرآن (چھ سو اجزاء پر مشتمل ہے) ۲ ـ التبیین لھجاء التنزیل (اس کتاب کی چھ جلدیں بیان کی جاتی ھیں)
عبدالجلیل بن موسی بن عبدالجلیل الانصاری الاندلسی القرطبی المعروف بالقصری متوفی ٦۰۸/۱۲۱۱	تفسیر القرآن الکریم
عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حسین الازدی الاشبیلی المعروف بابن الخراط الاشبیلی متوفی ۵۸۱/۱۱۸۵	کتاب فی غریب القرآن والحدیث (یہ ایک بڑی کتاب ہے)
عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمن بن عطیہ المحاربی الغرناطی متوفی ۵۴۲/۱۱۴۸	الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز
عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن اصبغ الخثعمی السھیلی متوفی ۵۸۱/۱۱۸۵	۱ ـ التعریف والاعلام فیما ابھم فی القرآن من الاسماء والاعلام ۲ ـ الایضاح والتبیین لما ابھم فی تفسیر الکتاب المبین ۳ ـ تفسیر سورة یوسف (اس کتاب کا قلمی نسخہ خزانة الرباط میں نمبر ۱۳۲۷ پر محفوظ ہے)

عبدالرحمن بن عبدالمنعم بن محمد بن عبدالرحیم المعروف بابن الفرس متوفی ۱۲۶۵/۶۶۳	کتاب فی غریب القرآن
عبدالرحمن بن محمد بن عیسی بن قطیس بن اصبغ بن قطیس المعروف بابن قطیس متوفی ۱۰۱۲/۴۰۲	۱ ۔ القصص والاسباب التی نزل من اجلها القرآن (یہ کتاب سو سے زائد اجزاء پر مشتمل ہے) ۲ ۔ الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب تیس اجزاء پر مشتمل ہے)
عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن علی بن یحیی الحسنی التلمسانی متوفی ۱۴۲۳/۸۲۶	تفسیر سورة الفتح (اس تفسیر میں تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے)
عبدالرحمن بن مروان بن عبدالرحمن الانصاری المعروف بالقنازعی ، متوفی ۱۰۳۲/۴۱۳	مختصر تفسیر القرآن لابن سلام
عبدالرحمن بن موسی الهواری متوفی آٹھویں صدی هجری	تفسیر القرآن الکریم
عبدالسلام بن عبدالرحمن بن محمد اللخمی الاشبیلی المعروف بابن برّجان متوفی ۱۱۴۱/۵۳۶	الارشاد فی تفسیر القرآن (یہ بڑی تفسیر مکمل نہیں ہوئی ۔ تفسیر صوفیانہ انداز من تحریر کی گئی ہے)
عبدالشکور بن عبداللہ بن همت الرومی المعروف بهمت زاده متوفی ۱۷۶۶/۱۱۸۰	تفسیر القرآن الکریم (یہ وعظ کے انداز میں لکھی گئی تفسیر ہے)
عبدالکبیر بن محمد بن عیسی بن محمد بن بقی الفافقی متوفی ۱۲۲۰/۶۱۷	تفسیر القرآن الکریم (جس میں ابن عطیه اور زمخشری کی تفاسیر کو یکجا کیا گیا ہے)

عبدالکریم بن علی بن عمر الانصاری المعروف بابن بنت العراقی متوفی ۷۰۲/۱۳۰۲	۱ ـ انصاف فی مسائل الخلاف بین الزمخشری وابن المنیر (یہ کتاب مخطوطہ ہے طبع نہیں ہوئی اور الکشاف کے ان مقامات کی نشان دھی کرتی ہے یہاں اعتزال کی ترویج کی گئی ہے) ۲ ـ مختصر تفسیر القرآن الکریم
عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن فضل الرافعی متوفی ۶۲۳/۱۲۲۶	الامالی الشارحہ لمفردات الفاتحہ
عبداللہ بن حنین بن عبداللہ بن عبدالملک الکلابی المعروف بابن اخی ربیع الصباغ متوفی ۳۱۸/۹۳۰	بقی بن مخلد کی تفسیر کا اختصار ترتیب دیا ـ
عبداللہ بن سعد بن سعید بن ابی حمزہ الازدی الاندلسی متوفی ۶۹۵/۱۲۹۶	تفسیر ابن ابی حمزہ
عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد الانصاری الاندلسی متوفی ۶۳۴/۱۲۳۷	ری الظمآن فی متشابہ القرآن
عبداللہ بن عبدالرحمن النفری القیروانی المعروف بابن ابی زید متوفی ۳۸۶/۹۹۶	البیان فی اعجاز القرآن
عبداللہ بن عبدی بن محمد الرومی البوسنوی البیرامی المعروف بشارح الفصوص، متوفی ۱۰۵۴/ ۱۶۴۴	۱ ـ الکشف عن الامر فی تفسیر آخر سورۃ الحشر ۲ ـ کشف السر المبہم فی اول سورہ مریم

	۳ ـ كشف اسرار البررة فى تفسير آية ,,قتل الانسان ما اكفره» ۴ ـ سر الفيض والنصر فى تفسير سورة العصر ۵ ـ سر اليقين فى تفسير آية ,,واعبد ربک حتى يأتيک اليقين» ۶ ـ رسالة فى تفسير سورة العاديات ۷ ـ رسالة فى تفسير سورة القلم وما يسطرون ۸ ـ رسالة فى تفسير آية ,,يايها الناس اعبدوا ربكم» ۹ ـ رسالة فى تفسير آية ,,كلوا واشربوا ولاتسرفوا» ۱۰ ـ تجلى النور المبين فى مرأة ,,اياک نعبد واياک نستعين»
عبدالله بن فرج بن غزلون اليحصبى الطليطلى الغرناطى المعروف بابن الغسّال متوفى ۴۸۷/۱۰۹۴	تفسير القرآن الكريم
عبدالله بن محمد بن عبدالكريم بن الحسن الكرخى متوفى ۵۷۷/۱۱۸۱	قرآن حكيم كى ايک بڑى تفسير تصنيف كى
عبدالله بن مطرف بن محمد المعروف ابن آمنه متوفى ۳۴۰/۹۵۰	تفسير القرآن الكريم
عبدالملک بن حبيب بن سلمان بن هارون السلمى الالبيرى القرطبى متوفى ۲۳۸/۸۵۳	۱ ـ اعراب القرآن ۲ ـ الناسخ والمنسوخ ۳ ـ غالب القرآن (ساٹھ اجزاء پر مشتمل ہے)

عبدالمنعم بن محمد بن عبدالرحیم بن محمد الانصاری الخزرجی المعروف بابن الفرس متوفی ۵۹۹/۱۲۰۳	احکام القرآن (یہ کتاب طبع نہیں ہوئی ۔ اس کے قلمی نسخے محفوظ ہیں ۔ یہ تفسیر مرسیہ میں ۵۵۳ھ میں مکمل ہوئی تھی)
علی بن احمد بن سعید بن حزم الظاہری المعروف بابن حزم، متوفی ۴۵۶/۱۰۶۴	الناسخ والمنسوخ (یہ کتاب مطبوعہ شکل میں دستیاب ہے)
علی بن احمد بن الحسن بن ابراہیم الحرانی التجیبی متوفی ۶۳۸/۱۲۴۱	مفتاح الباب المقفل لفہم القرآن المنزل (اس غیر مطبوعہ تفسیر کے قلمی نسخے محفوظ ہیں)
علی بن سلیمان الزہراوی ، متوفی ۴۳۱/۱۰۴۰	تفسیر القرآن الکریم
علی بن عبداللہ بن محمد بن سعید بن موہب الجذامی المعروف بابن موہب متوفی ۵۳۲/۱۱۳۸	تفسیر القرآن الکریم
علی بن عبداللہ بن خلف بن محمد بن عبدالرحمن بن عبدالملک الانصاری المعروف بابن النعمہ متوفی ۵۶۷/۱۱۷۲	ری الظمآن فی تفسیر القرآن
علی بن فضال بن علی بن غالب بن المجاشعی القیروانی متوفی ۴۷۹/۱۰۸۶	۱ ۔ البرہان العمیری (یہ قرآنی تفسیر بیس جلدوں میں مکمل ہوئی) ۲ ۔ النکت فی القرآن ۳ ۔ کتاب فی شرح ,,بسم اللہ الرحمن الرحیم" ۴ ۔ الاکسیر فی علم التفسیر (یہ تفسیر

	پندره جلدوں میں ہے)
علی بن قاسم بن یونس المعروف بابن الزقاق متوفی ۶۰۵/۱۲۰۸	شرح مفردات القرآن
عمر بن علی بن احمد بن عبداللہ الانصاری المعروف بابن الملقن متوفی ۸۰۴/۱۴۰۱	مختصر تفسیر القرطبی
عمر بن محمد بن حمد بن خلیل الکوفی متوفی ۷۱۶/۱۳۱۶	۱ ۔ التمییز لما اودعه الزمخشری من الاعتزالات فی تفسیر الکتاب العزیز (یه کتاب قلمی شکل میں محفوظ ہے) ۲ ۔مقتضب التمییز
عمر بن محمد الاسکوبی الامیرهوی متوفی ۱۰۳۳/۱۶۲۳	فتح الخطاء عن وجه العذراء (تفسیر بیضاوی پر سوره الرحمن سے آخر قرآن تک حاشیه ہے)
قاسم بن اصبغ بن محمد بن یوسف البیانی القرطبی المعروف بابن اصبغ متوفی ۳۴۰/۹۵۰	۱ ۔ الناسخ والمنسوخ ۲ ۔ احکام القرآن
القاسم بن فیره بن خلف بن احمد الرعینی الشاطبی متوفی ۵۹۰/۱۱۹۳	حرز الامانی (علم قرآت میں مشهور قصیده جو ,,الشاطبیه،، کے نام سے مشهور اور متداول ہے ۔)
قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار الاموی البیانی القرطبی متوفی ۲۷۶/۸۹۰	تفسیر القرآن الکریم
مجاهد بن اصبغ بن حسان البجّانی ۳۸۲/۹۹۲	الناسخ والمنسوخ

محسن بن محمد طاهر القزوینی متوفی ۱۷۱۶/۱۱۲۸	تفسیر القرآن الکریم
محمد بن ابراهیم بن احمد بن اسود الغسانی متوفی ۱۱۴۲/۵۳۶	تفسیر القرآن الکریم
محمد بن ابراهیم بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله التلمسانی متوفی ۱۴۳۸/۸۴۵	ابحاث فی تفسیر القرآن الکریم
محمد بن ابراهیم بن حسن النکساری متوفی ۱۴۹۶/۹۰۱	۱ ـ تفسیر سورة الدخان ۲ ـ حاشیه علی انوار التنزیل للبیضاوی
محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن بن صمادح التجیبی الاندلسی متوفی ۱۰۲۸/۴۱۹	اختصار غریب القرآن (یه کتاب دو جلدوں میں چھپ چکی ہے)
محمد بن احمد مطرف الکتانی المعروف باالطرفی متوفی ۱۰۶۲/۴۵۴	القرطین (یه مطبوعه کتاب ہے جس میں غریب القرآن اور مشکل القرآن لابن قتنیه جمع کر دی گئی هیں)
محمد بن احمد بن عبدا المری معروف بابن اللجالش متوفی ۱۰۹۰/۴۹۰	تفسیر الطبری کا اختصار مرتب کیا
محمد بن احمد بن سلیمان بن احمد بن ابراهیم الزهری الاشبیلی الاندلسی متوفی ۱۲۲۰/۶۱۷	البیان فی ما ابهم من الاسماء فی القرآن
محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی الاندلسی متوفی ۱۲۷۳/۶۷۱	جامع لاحکام القرآن المبین (تفسیر قرطبی نامی مشهور مطبوعه کتاب ہے)

محمد بن احمد بن محمد الغسانی الوادی الآشی متوفی ۶۹۳/۱۲۹۵	البرق اللامع واللغیث الهامع (قرآن حکیم کے فضائل کے موضوع پر کتاب ہے)
محمد بن احمد بن محمد بن عبداللّٰه بن یحیی المعروف بابن جُزی الکلبی متوفی ۷۴۱/۱۳۴۰	التسهیل لعلوم التنزیل (یہ کتاب چار جلدوں میں طبع ہو چکی ہے)
محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق التجیبی التلمسانی المعروف بابن مرزوق الحفید متوفی ۸۴۲/۱۴۳۸	تفسیر سورة الاخلاص
محمد بن خلف بن موسی الانصاری الالبیری متوفی ۵۳۷/۱۱۴۲	الافصاح والبیان فی الکلام علی القرآن
محمد بن سعید بن محمد بن عثمان الاندلسی القاسمی الرعینی متوفی ۷۷۸/۱۳۷۶	تفسیر سوره الکوثر
محمد بن سلیمان بن داؤد بن عقبه ابن رؤیة القزوینی متوفی ۲۹۵/۹۰۸	الوافر فی القراءات (رافعی نے ۲۹۵ھ میں فاضل مصنف سے اس کتاب کا سماع کیا تھا)
محمد بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن عبدالملک المعافری الشاطبی متوفی ۶۷۲/۱۲۷۳	اللمعة الجامعة فی العلوم النافعه
محمد بن عبدالرحمن بن ابی العیش الخزرجی التلمسانی متوفی ۹۱۱/۱۵۰۵	تفسیر القرآن الکریم

محمد بن عبدالکریم بن محمد المغیلی التلمسانی متوفی ۹۰۹/۱۵۰۳	البدر المنیر فی علوم التفسیر
محمد بن عبداللہ بن عیسی بن محمد المرّی المعروف بابن ابی زمنین متوفی ۳۹۹/۱۰۰۹	تفسیر القرآن الکریم (یحیی بن سلام کی تفسیر کا اختصار ہے اس کا قلمی نسخہ خزانۃ القرویین میں محفوظ ہے)
محمد بن عبداللہ بن محمد المعافری الاندلسی الاشبیلی المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳/۱۱۴۸	۱ ـ احکام القرآن (دو جلدوں میں طبع ہو چکی ہے) ۲ ـ الناسخ والمنسوخ (فاس میں خزانہ القرویین میں اس کتاب کا قلمی نسخہ محفوظ ہے) ۳ ـ قانون التاویل (قلمی کتاب ہے اسکی دو جلدیں تفسیر سے متعلق ہیں) ۴ ـ انوار الفجر المنیر فی التفسیر (یہ کتاب قلمی ہے اور بیس سالوں میں مکمل ہوئی)
محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی الفضل السلمی المرسی متوفی ۶۵۵/۱۲۵۷	۱ ـ ری الظمآن فی تفسیر القرآن ۲ ـ التفسیر الاوسط ۳ ـ التفسیر الصغیر
محمد بن عبدالواحد بن ابراهیم بن مفرج بن احمد الغافقی الملاحی متوفی ۶۱۹/۱۲۲۲	فضائل القرآن (اس کتاب کا قلمی نسخہ اسکندریہ میں محفوظ ہے)
محمد بن عبیداللہ بن محمد بن یوسف المعروف بابن منظور قیسی متوفی ۷۵۰/۱۳۴۹	البرهان والدلیل فی خواص سور التنزیل

محمد بن علی بن محمد بن ولید بن عبید المعافری المعروف بابن الجوزی متوفی ۴۸۳/۱۰۹۰	تفسیر القرآن الکریم (یہ تفسیر نامکمل رہی)
محمد بن علی بن الخضر بن ہارون الغسانی المعروف بابن عسکر متوفی ۶۳۶/۱۲۳۹	المشروع الروی فی الزیادة علی غریبی الہروی فی القرآن
محمد بن علی بن محمد بن احمد الطائی الاندلسی المعروف بمحی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸/۱۲۴۰	۱ ـ الجمع والتفصیل فی اسرار معانی التنزیل (یہ کتاب مکمل نہیں ہوئی) ۲ ـ کتاب المثلثات الواردة فی القرآن الکریم ۳ ـ کتاب المسبعات الواردة فی القرآن الکریم ۴ ـ الرمزفی حروف اوائل السور
محمد بن علی بن احمد بن محمد الاوسی البلنسی الغرناطی متوفی ۷۸۲/۱۳۸۰	مبہمات القرآن
محمد بن علی بن یحیی بن علی الغرناطی المعروف بالشامی متوفی ۷۱۵/۱۳۱۵	۱ ـ تفسیر القرآن الکریم ۲ ـ الاستدراک علی التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء والاعلام
محمد بن علی بن محمد بن احمد بن الفخار الارکشی الجذامی متوفی ۷۲۳/۱۳۲۳	تجبیر الجمان فی تفسیر ام القرآن
محمد بن علی بن احمد الاوسی البلنسی الغرناطی متوفی ۷۸۲/۱۳۸۰	۱ ـ تفسیر القرآن الکریم ۲ ـ مبہمات القرآن

محمد بن علی بن محمد بن حسن الصقلی الاندلسی متوفی ۱۵۵٦/۹٦۳	۱ ـ اللباب فی مشکلات الکتاب داس کتاب کا قلمی نسخه خزانه الرباط میں قبیله بنی زروال مراکش کے پاس محفوظ ہے)
محمد بن الولید بن محمد بن خلف القرشی الفهری الاندلسی المعروف بابن ابی رندقه الطرطوشی متوفی ۱۱۲٦/۵۲۰	مختصر تفسیر الثعالبی (یه کتاب طبع نهیں هوئی اس کے قلمی نسخے محفوظ هیں)
محمد بن یحیی بن احمد بن خلیل الشلوبین الاشبیلی متوفی ۱۲۳۱/٦۳۰	غوامض التاویل
محمد بن یوسف بن علی بن یوسف ابن حیان الغرناطی المعروف بابی حیان متوفی ۷۴۵/۱۳۴۴	۱ ـ البحر المحیط (یه تفسیر مطبوعه شکل میں متداول ہے) ۲ ـ تحفة الاریب بما فی القرآن من الغریب (یه کتاب بھی مطبوعه ہے) ۳ ـ الهر الماد (یه کتاب البحر المحیط کا اختصار ہے)
محمد بن یوسف بن عمر بن شعیب السنوسی التلمسانی متوفی ۱۴۹۰/۸۹۵	۱ ـ تفسیر سوره ص سے آخر قرآن تک ۲ ـ الکشاف پر تفتازانی کے حاشیه کا اختصار ترتیب دیا ہے۔ ۳ ـ ,,اولئک هم المفلحون " تک تفسیر القرآن الکریم قلمی شکل میں موجود ہے

مکی بن ابی طالب حموش بن محمد ابن مختار الاندلسی القیسی متوفی ۱۰۴۵/۴۳۷	۱ ـ الهدایه فی بلوغ النهایه فی معانی القرآن ۲ ـ مشکل اعراب القرآن ۳ ـ الایضاح للناسخ والمنسوخ ۴ ـ الایجاز فی الناسخ والمنسوخ ۵ ـ مشکل غریب القرآن ۶ ـ الماثور عن مالک فی احکام القرآن الکریم ۷ ـ مختصر احکام القرآن ۸ ـ الابانه عن معانی القرآن
منذر بن سعید بن عبدالله بن عبدالرحمن النفری القرطبی البلوطی متوفی ۹۶۶/۳۵۵	۱ ـ الناسخ والمنسوخ ۲ ـ الانباء علی استنباط الاحکام من کتاب الله
یحیی بن ابراهیم بن مزین المعروف بابن مزیّن ، متوفی ۸۷۳/۲۵۹	فضائل القرآن
یحیی بن محمد بن موسی التجیبی التلمسانی متوفی ۱۲۵۴/۶۵۲	تفسیر القرآن الکریم
یوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر النمری القرطبی المعروف بابن عبدالبر متوفی ۱۰۷۱/۴۶۳	البیان فی تأویلات القرآن
یوسف بن ابراهیم بن میاد السدرائی الورجلانی متوفی ۱۱۷۵/۵۷۰	تفسیر القرآن الکریم

اس حصے کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ کہ علمائے اندلس نے قرآنی علوم اور تفسیری ادب میں گراں بہا اضافہ کیا ہے۔ ان کی مساعی نہ صرف وقیع ، گہرائی اور گیرائی کی حامل ہیں ۔ بلکہ قرآن حکیم کے مختلف علوم و فنون اور متنوع پہلوؤں کا احاطہ بھی کرتی ہیں ۔ جو اندلسی اہل قلم کے علمی مرتبہ و مقام، ان کی قرآن حکیم سے وابستگی اور دینی حمیت کے آئینہ دار ہیں ۔ اس فہرست میں شامل تمام اندلسی مصنفین اور ان کی جملہ قیمتی تصانیف کے بارے میں جو وافر معلومات کتب تاریخ و سیر میں موجود ہیں، اس مختصر مقالے میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں تھا ۔ اس لئے اگلے حصے میں اندلسی علماء کی پانچ نمائندہ تفاسیر قدرے تفصیل سے متعارف کرائی جاتی ہیں ۔

دوسرا حصہ

۱ ۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی

الجامع لاحکام القرآن کے فاضل مفسر کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر فرح الانصاری ہے۔ وہ اندلس کے مشہور شہر قرطبہ کی طرف منسوب ہو کر ,,قرطبی ،، کہلاتے ہیں ۔ ان کا شمار ایسے علماء اور متقی لوگوں میں ہوتا تھا جو دنیا سے کم ، دین اور آخرت سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ تصنیف و تالیف کے علاوہ اپنا زیادہ تر وقت عبادت الٰہی میں صرف کرتے تھے ۔

امام قرطبی نے المفهم شرح صحیح المسلم کے نامور مصنف شیخ ابو العباس بن عمر القرطبی سے سند حدیث حاصل کی۔ ان کی وفات ٦٧١ ھ میں ہوئی ۔ انہوں نے بہت سی گرانقدر تصانیف یادگار

چھوڑیں جن میں سے چند ایک یہ ھیں ۔

١ ۔ الجامع لاحکام القرآن

٢ ۔ شرح اسماء اللہ الحسنی

٣ ۔ کتاب التذکار فی افضل الاذکار

۴ ۔ کتاب التذکرہ بامور الآخرہ

۵ ۔ کتاب شرح التقصی

٦ ۔ کتاب قمع الحرص بالزھد والقناعة وردّ السوال بالکسب والشفاعہ (٣)

قرطبی کی تفسیر ,,الجامع لاحکام القرآن،، ایک مقبول اور نہایت مفید کتاب ہے۔ جو احکام القرآن (۴) کے موضوع پر اعلی مقام رکھتی ہے اور بلاد اسلامیہ کے دینی اداروں اور جامعات میں شامل نصاب ہے۔ اس کی خوبیوں کی نشان دھی ابن فرحون نے ان الفاظ میں کی ہے۔

,,ھو من اجل التفاسیر واعظمھا نفعا ، واسقط منہ القصص والتواریخ ، واثبت عوضھا احکام القرآن واستنباط الادلة ، وذکر القراءات والاعراب والناسخ والمنسوخ (۵) ،، ۔

اپنے فائدہ کے لحاظ سے یہ کتاب بڑی بڑی تفاسیر میں شمار ھوتی ہے۔ اس سے قصے اور تاریخیں حذف کر دی گئیں اور ان کی جگہ قرآن حکیم کے احکام اور آیات سے احکام کے استنباط کے دلائل، اختلاف قراءات اور اعراب نیز ناسخ و منسوخ کو شامل کر لیا گیا ۔

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کے مقدمے میں سبب تالیف اور اپنا طریقۂ تفسیر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور ان شرائط کی بھی نشان دھی کر دی ہے ، جو مفسر نے تفسیر بیان کرتے وقت اپنے پیش نظر رکھیں (٦) ۔

الجامع لاحکام القرآن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام قرطبی قرآنی آیت تحریر کرنے کے بعد اسباب نزول بیان کرتے ہیں پھر اختلاف قرآت اور وجوہ اعراب بیان کرتے ہیں ۔ نیز قرآن حکیم کے نادر اور غریب الفاظ کے معانی و مفہوم متعین کرتے ہیں اور ایسا کرتے وقت وہ کتب لغت سے بکثرت استشہاد کرتے ہیں ۔

امام قرطبی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ اپنی تفسیر میں باطل عقائد اور گمراہ فرقوں کا رد بھرپور علمی انداز میں بیان کرتے ہیں ۔ اس ضمن میں معتزلہ ، قدریہ ، جبریہ ، روافض ، فلاسفہ اور غالی صوفیاء کے غلط عقائد اور باطل نظریات کا علمی پیرائے میں مضبوط دلائل سے رد کیا گیا ہے ۔

فاضل مفسر نے اپنے اسلاف سے بہت کچھ نقل کیا ہے ، خاص طور سے تفسیر اور احکام القرآن کے سلسلے میں اسلاف کی مرویات کو اپنی تفسیر میں خاص جگہ دی ہے ۔ اور ایسا کرتے وقت امام قرطبی نے انصاف اور تحقیق کے تقاضوں کو بجا طور پر ملحوظ رکھا اور ہر قول کے قائل کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ۔ چنانچہ امام قرطبی کی تفسیر میں ابن جریر طبری ، ابن عطیہ ، ابن العربی، الکیاھراسی اور ابوبکر جصاص کے حوالے بکثرت ملتے ہیں ۔ مزید برآں امام قرطبی مختلف فقہی مسالک بھی بیان کرتے ہیں ، اور ایسا کرتے وقت وہ کسی قسم کے تعصب سے کام نہیں لیتے ، بلکہ ہر مسلک اور اس کے دلائل پوری دیانت داری سے بیان کرکے فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں ۔

امام قرطبی کا فقہی مسلک مالکی ہے ۔ لیکن اس باب میں ان کا امتیاز یہ ہے کہ قرآنی احکام بیان کرتے وقت وہ کسی قسم کے تعصب یا جانبداری سے کام نہیں لیتے، بلکہ وہ دلائل کے ساتھ مسائل بیان کرتے ہوئے صداقت کی جستجو میں رہتے ہیں اور جو فقہی مسلک یا

رائے قرآن حکیم کے مطالب کے قریب تر ہو اس کی نشان دھی کرتے ھیں ۔

اس طریقے کی مثال یہ ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۴۳ (واقیموا الصلوة واتوا الزکوة وارکعوا مع الراکعین)(۷) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام قرطبی نے مسئلہ نمبر ۱٦ میں بچے کی امامت کے مسائل بیان کئے ھیں ۔ چنانچہ وہ لکھتے ھیں :

,,ان من المانعین لھا جملة مالک والثوری واصحاب الرای،،(۸) ۔

بچے کی امامت کو ناجائز قرار دینے والوں میں سے امام مالک، ثوری اور اصحاب رائے ھیں ۔ امام مالک رحمة اللہ علیہ بچے کو امام بننے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ امام قرطبی بچے کی امامت کے جواز کے قائل ھیں کیونکہ وہ خود لکھتے ھیں :

,,امامة الصغیر جائـزة اذا کان قارئـا ، ثبـت فی صحیـح البخاری عن عمرو بن سلمة ... فنظـروا فلم یکن احد اکثر منی قرآنا ...فقدمونی بین ایدیهم وانا ابن ست او سبع سنین (۹)،، ۔

چھوٹے بچے کا امامت کرانا جائز ہے جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت کرنے پر قدرت رکھتا ھو ، چنانچہ صحیح بخاری میں تحریر ہے کہ عمرو بن سلمہ نے بیان کیا ..... جب لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ قرآن حکیم پڑھنے والا کوئی اور نہیں ہے ۔ تو انھوں نے مجھے آگے (مصلّی پر) کھڑا کر دیا اور اس وقت میری عمر چھ یا سات سال تھی ۔

اسی طرح سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۸۷ (۱۰)کے حوالے سے یہ تحریر ہے کہ اگر کوئی روزدار رمضان المبارک میں بھول کر کھالے تو امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ ایسا کرنے والا مسلمان قضاء روزہ رکھے گا ۔ جبکہ امام قرطبی نے اس رائے سے اتفاق نہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے ۔

وعند غیر مالک لیس بمفطر کل من اکل ناسیاالصومه قلت وهو الصحیح وبه قال جمهور ، ان من اکل او شرب ناسیا فلا قضاء علیه (۱۱) ۔

,,امام مالک کے علاوہ دوسروں کے نزدیک بھول کر روزہ توڑنے والے پر قضاء نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مسلک درست ہے اور جمہور کا بھی یہی قول ہے کہ جو شخص بھول کر کھا یا پی لے اس پر قضاء نہیں ہے۔،، ۔

مذکورہ بالا دونوں مثالوں سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ امام قرطبی اپنے فقہی مسلک کے بارے میں متعصب یا متشدد نہیں ھیں ۔ بلکہ وہ حقیقت کے متلاشی ہوتے ھیں ۔ اور فقہی مسائل میں جس رائے سے انھیں اتفاق ھوتا ہے وہ شرعی دلائل اور شواھد کی روشنی میں اسی رائے کو اختیار کرتے ھیں اور ایسا کرتے وقت وہ اپنے فقہی مسلک کی بھی پرواہ نہیں کرتے ۔

اسی طرح امام قرطبی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ھمیشہ عدل و انصاف کا ساتھ دیتے ھیں ۔ اور مخالف رائے رکھنے والوں پر بے جا تنقید نہیں کرتے ، بلکہ زیر بحث مسئلے کو اس انداز میں پیش کرتے ھیں کہ قوی دلائل کی روشنی میں مخالف رائے خود بخود ماند پڑ جائے ۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات پورے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ امام قرطبی اپنی تفسیر میں آزادانہ رائے قائم کرتے ھیں ، دوسروں پر بے جا تنقید یا ان کی تنقیص نہیں کرتے ۔ وہ قرآن حکیم کی تفسیر کے جملہ پہلوؤں سے آگاہ ھیں اور جن علوم و فنون کو اپنی تفسیر میں زیر بحث لائے ھیں ، ان کے مسائل اور باریکیوں سے بخوبی آگاہ ھیں ۔ ان تمام خوبیوں نے اس کتاب کو مسلکی حد بندیوں سے بالا کر

دیا ہے۔ اور احکام القرآن اور منقول تفسیری ادب میں امام قرطبی کی ,,الجامع الاحکام القرآن،، کو نمائندہ تفسیر ہونے کا درجہ حاصل ہے۔

الجامع لاحکام القرآن طویل عرصہ تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی تھی تاہم اب یہ علمی کتاب چھپ چکی ہے۔ اور اس کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آ چکے ہیں۔ اسے اہل علم میں قبول عام کا درجہ حاصل ہے۔ اور بہت سے اعلی تعلیمی اداروں میں یہ کتاب داخل نصاب ہے۔ اسی طرح شریعت اسلامی اور احکام القرآن کے موضوع پر تحقیقی کام کرنے والے اہل علم اس کتاب سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ شرعی احکام کا موضوع اس کتاب کے مطالعہ اور حوالہ کے بغیر ہمیشہ تشنہ رہے گا۔

۲۔ احکام القرآن لابن العربی

علمائے اندلس کی تفسیری خدمات کا ذکر کرتے وقت اس امر کی نشان دہی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اس زرخیز خطہ نے تفسیر اور علوم قرآن کے ذخیرے میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اندلس کے اہل علم نے دنیا کو نئے علم قرآن سے متعارف کرایا اور وہ احکام القرآن (Commandments of the Holy Quran) کا موضوع ہے۔

احکام القرآن کی طرز پر لکھی گئی تفاسیر کا خمیر فقہ اسلامی سے اٹھایا گیا ہے۔ کہ قرآن حکیم کی آیات سے فقہی احکام کا استنباط کیا جائے تاکہ قرآن حکیم کی آیات کی روشنی میں اسلام کے حلال و حرام اور اوامر و نواہی واضح ہو جائیں اور مسلمانوں کے لئے ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

تفسیر ,,احکام القرآن،، کے فاضل مفسر کا نام ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعافری الاندلسی الاشبیلی ہے۔ اندلس کے انتہائی بلند پایہ

علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی ولادت ۴۶۸ھ میں ہوئی ، ابتدائی تعلیم اپنے وطن مالوف میں حاصل کی ، پھر علم کی پیاس بجھانے کے لئے مصر، شام، بغداد اور مکہ مکرمہ کے سفر کئے اور ان خطوں کے اهل علم سے اکتساب فیض کیا ۔ یہاں تک کہ انھیں حدیث، فقہ ، اور اصول فقہ میں کمال حاصل ہو گیا، روایات کا وسیع ذخیرہ ان کے پاس جمع ہو گیا ، فقهی اور کلامی مسائل پر انھیں دسترس حاصل ہو گئی اور ادب و شعر کے ساتھ ساتھ انھیں تفسیر میں خصوصی مہارت اور مقام حاصل ہو گیا ۔ اس طرح ابن العربی علوم و فنون اور حدیث و روایت کی بے مثال علمی دولت لے کر اپنے وطن مالوف اشبیلیہ لوٹے ۔

ان علوم و فنون کو استعمال میں لاتے ہوئے ابن العربی نے بہت سی بلند پایہ کتب تصنیف کیں ۔ جن میں سے چند یہ ھیں :

۱ ۔ احکام القرآن

۲ ۔ کتاب المسالک فی شرح مؤطا امام مالک

۳ ۔ کتاب القبس علی شرح موطا امام مالک بن انس

۴ ۔ عارضة الاحوذی علی کتاب الترمذی

۵ ۔ القواصم والعواصم

٦ ۔ المحصول فی اصول الفقه

۷۔ کتاب الناسخ والمنسوخ

۸ ۔ تخلیص التلخیص

۹ ۔ کتاب القانون فی تفسیر القرآن العزیز

۱۰ ۔ کتاب انوار الفجر فی تفسیر القرآن العزیز (۱۲)

مختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابن العربی نے بہت سی قیمتی اور بلند پایہ کتب یادگار چھوڑیں ۔ جن سے اهل علم مسلسل

استفادہ کرتے رہتے ہیں ۔ علم کا یہ روشن چراغ قریباً پچپن سال کی عمر میں ۵۴۳ھ میں غروب ہو گیا اور شہر فاس میں ابدی نیند سو رہا ہے (۱۳) ۔

ابن العربی نے اپنی کتاب ,,احکام القرآن،، میں قرآن حکیم کی تمام سورتوں کی صرف انہیں آیات کی تفسیر بیان کی ہے ، جن میں احکام موجود ہیں ۔ ایسا کرتے وقت انھوں نے یہ طریق کار ملحوظ رکھا ہے کہ وہ قرآنی سورت سے آغاز کرتے ہیں، بعد ازاں آیت کا نمبر تحریر کرکے وہ ایسی سب آیات لکھتے ہیں، جن میں ایک یا زیادہ فقہی احکام موجود ہوں اس کے بعد وہ ایک ایک آیت کی ترتیب وار تفسیر بیان کرتے اور اس آیت سے مستنبط (Drive) ہونے والے احکام کا ذکر کرتے ہیں ۔ نیز ہر آیت میں پائے جانے والے ایک سے زیادہ احکام بھی نمبر وار بیان کرتے ہیں ۔

ابن العربی کی ,,احکام القرآن،، فقہی انداز کی تفسیر ہے ۔ اس میدان میں یہ تفسیر اعلی مقام رکھتی ہے ، اور فقہ مالکی کی اساسی کتاب شمار ہوتی ہے ۔ کیونکہ فاضل مفسر فقہ مالکی میں مہارت رکھتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احکام بیان کرتے وقت مالکی مسلک کو ترجیح دیتے ہیں ، اور ان کی یہ عموماً کوشش ہوتی ہے کہ دیگر فقہی مسالک کا کسی نہ کسی انداز میں رد کرکے مالکی فقہ کی برتری ثابت کی جائے، چاہے مالکی مسلک کے دلائل کمزور اور رائے ضعیف ہی کیوں نہ ہو ۔

اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ فاضل مفسر نے اپنی تفسیر میں صحیح اور مستند روایات نقل کی ہیں ، چنانچہ وہ اسرائیلیات کی کمزور روایات پر قطعاً توجہ نہیں دیتے بلکہ اسرائیلیات سے وہ شدید نفرت کرتے ہیں ۔ جس کا انھوں نے ,,احکام القرآن،، میں جابجا اظہار

کیا ہے۔ جس کی ایک مثال سورۃ البقرہ کی آیت ٦٨ (۱۴) کی تفسیر کے ضمن میں یوں مذکور ہے۔

,,وقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج، ومعنی هذا الخبر الحدیث عنهم بما یخبرون به عن انفسهم وقصصهم، لا بما یخبرون عن غیرهم ، لان اخبار هم عن غیرهم مفتقرة الی العدالة والثبوت الی ما منتهی الخبر،،(۱۵) ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیه وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے روایت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے ، کہ بنی اسرائیل سے ایسی خبر قبول کی جائے، جس میں وہ اپنے بارے میں یا اپنے متعلق واقعات کے بارے میں خبر دیں جب وہ دوسروں کے بارے میں خبر دیں تو ان کی خبر قبول نہ کی جائے ، کیونکہ دوسروں کے بارے میں ان کی خبریں انصاف سے خالی اور پایه ثبوت سے عاری هوتی هیں

اسی طرح ابن العربی کو ضعیف احادیث سے بھی شدید نفرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ فاضل مفسر نے اپنی تفسیر میں ضعیف احادیث کے استعمال سے اجتناب برتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے تلامذہ کو همیشه یه نصیحت کیا کرتے تھے ۔

,,وقد القیت الیکم وصیتی فی کل ورقة ومجلس ان لا تشتفلوا من الاحادیث بما لا بصح سنده،، (۱٦) ۔

,,میں نے اپنی ہر مجلس میں اور اپنی تحریر کے ہر صفحہ پر آپ کو نصیحت کی ہے ، کہ آپ ایسی احادیث بیان نہ کریں جن کی سند درست نہیں ،، ۔

فاضل مصنف آیات اور الفاظ قرآنی کا مفہوم متعین کرنے نیز قرآنی آیات سے مسائل کا استنباط کرنے کے لئے کتب لغت کا استعمال

بکثرت کرتے ھیں ۔ چنانچه احکام القرآن کے مطالعه سے یه حقیقت واضح ھوتی ہے که ابن العربی کے ھاں لغت کا استعمال بہت کثرت سے ہے اور یه تفسیر ایسی مثالوں سے لبریز ہے۔ چنانچه سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ لغت (۱۷) کے استعمال کی عمدہ مثال ہے۔ چنانچه وہ امام شافعی کا رد بیان کرنے کے بعد لکھتے ھیں :

,,والفعل فی کثرة العیال رباعی، لامدخل له فی الآیة،،(۱۸) ۔

کثرت اولاد کے بارے میں فعل رباعی ہے جس کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں ۔

احکام القرآن کے ان عمدہ امتیازات کے ساتھ ساتھ بعض اھل علم نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے که ابن العربی فقه میں مالکی مسلک سے وابسته تھے ۔ اس لئے وہ مالکی مذھب سے بے حد متاثر تھے ۔ چنانچه مالکی مسلک کی خوبیاں بیان کرتے وقت وہ مالکی مجتھدین کی کمزوریاں بھی نظر انداز کر دیتے تھے ۔ اور دیگر فقھی مسالک کے اھل علم کی درست اور مفید آراء کو قبول نہیں کرتے تھے ۔ جس کی وجه سے ,,احکام القرآن،، قرآن حکیم کی تفسیر کم اور فقه مالکی کی کتاب زیادہ معلوم ھوتی ہے۔ جس کی بناء پر اس کتاب کی افادیت کم اور استعمال محدود ھو گیا ہے۔ یہی وجه ہے که جن خطوں میں فقه مالکی رائج ہے وھاں یه کتاب مقبول اور متداول ہے اور اعلی علمی اداروں میں شامل نصاب ہے۔

۳ ۔ البحر المحیط لابی حیان

اندلس کے نامور سپوت ابوحیان کا پورا نام اثیر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن ابی حیان ہے۔ وہ اپنی کنیت ابوحیان سے زیادہ معروف ھیں ۔ ان کی ولادت ۶۵۴ ھ میں غرناطه میں ھوئی ۔ انھوں نے قرآن حکیم خطیب عبدالحق بن علی اور اندلس کے دیگر نامور قراء

سے پڑھا اور اس کی قرأت میں یدطولیٰ حاصل کیا ۔ اور اندلس اور افریقہ کے بہت سے اہل علم سے روایت حدیث کا سماع کیا ۔ ابو حیان کو کتاب بینی اور مطالعہ کا بے حد شوق تھا، جس کی شہادت صفدی کے ان الفاظ سے ملتی ہے۔

,,لم اره قط الا یسمع او یشتغل او یکتب، او ینظر فی کتاب ولم اره علی غیر ذلک،، (۱۹) ۔

,,میں نے انھیں جب بھی دیکھا وہ کسی سے سماع کر رہے ہوتے تھے، یا (مطالعہ میں) مشغول ہوتے تھے، یا کتاب دیکھ رہے ہوتے تھے ۔ اس کے علاوہ میں نے انھیں کسی اور حالت میں نہیں دیکھا،، ۔

تفسیر لکھنے کے علاوہ ابو حیان نے بہت سے اشعار اور موشحات بھی یادگار چھوڑے ۔ اسی طرح وہ علم اللغہ، نحو اور صرف کے بھی امام مانے جاتے تھے ، انھوں نے صرف و نحو کی اس حد تک خدمت کی کہ جب بھی ان موضوعات پر مشکل مسائل درپیش ہوتے تو ابو حیان کی طرف رجوع کیا جاتا ۔ ان دونوں علوم کے علاوہ ابو حیان کو حدیث ، علم الرجال اور اہل مغرب کے طبقات الرجال کا خصوصی علم حاصل تھا ۔ قرآنی علوم اور تفسیر میں ابو حیان کی یہ تصانیف متداول ہیں ۔

۱ ۔ البحر المحیط
۲ ۔ غریب القرآن
۳ ۔ شرح التسهیل
۴ ۔ نهایة الاعراب وخلاصة البیان
۵ ۔ خلاصة البیان
٦ ۔ الشاطبیہ کے وزن پر علم قرأت میں قصیدہ (۲۰)

ابو حیان فقہ مں شافعی مسلک رکھتے تھے ۔ فلسفہ اور اعتزال

سے انھیں کوئی رغبت نہیں تھی اور وہ سلف کے طریقہ کے کاربند تھے ۔ ان کی وفات ۷۴۵ھ میں مصر میں ہوئی (۲۱) ۔

ابو حیان کی تفسیر ,,البحر المحیط،، آٹھ جلدوں میں کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ اور اھل علم میں متداول اور قرآن فہمی کے لئے اساسی مآخذ (Basic Source) کے طور پر استعمال ھوتی ہے ۔ جو قرآن حکیم کے الفاظ کے وجوہ اعراب معلوم کرنے کا متمنی ھوتا وہ ابو حیان کی طرف رجوع کرتا اور تسلی بخش جواب حاصل کرتا ۔ اسی طرح قرآنی آیات کے بارے میں مفسیرین نے جو نحوی بحثیں کیں، ان میں بھی ,,البحر المحیط،، کا پلہ بھاری دکھائی دیتا ہے ، کیونکہ ابو حیان نے نہ صرف نحوی مسائل کو اپنی تفسیر میں نمایاں جگہ دی ، بلکہ نحوی امور میں کوفیوں اور بصریوں کے اختلافات بھی پوری دیانت اور وضاحت سے بیان کئے ۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اھل علم ,,البحر المحیط،، کو تفسیر کی بجائے نحو کی کتاب تصور کرتے ھیں ۔ جو بظاھر درست معلوم نہیں ھوتا ۔ کیونکہ اس تفسیر کے مطالعہ سے نحوی امور کے ساتھ ساتھ دوسرے تفسیری نکات اور قرآنی مفاھیم کی تعبیر بھر پور انداز میں ملتی ہے۔

ابو حیان نے اپنی تفسیر میں یہ منہج اختیار کی ہے کہ قرآنی آیت تحریر کرنے کے بعد وہ مفرد الفاظ کے لغوی معانی بیان کرتے ھیں، اسباب نزول اور ناسخ و منسوخ کے مسائل پیش کرتے ھیں ۔ بعد ازاں اختلاف قراءات اور ان کی تشریح تحریر کرتے ھیں ۔ اسی طرح وہ زیر تفسیر آیت کے بلاغی پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور آیات احکام کے حوالے سے فقہی احکام بھی تفصیلی انداز میں بیان کرتے ھیں ۔ اور آیت مذکورہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے متقدمین اور متأخرین کی آراء بھی ذکر کرتے ھیں ۔ اور قرآنی آیات کا باھمی

ربط قائم رکھنے پر خصوصی توجه دیتے ھیں ۔

قرآن حکیم میں جو الفاظ ایک سے زیادہ بار مذکور ھیں، ایسے الفاظ کے بارے میں ابو حیان نے دیگر اھم مفسیرین کی طرح یہ طریقه اختیار کیا ہے که جب کوئی لفظ پہلی بار زیر تفسیر آتا ہے تو وہ اس کی بھرپور تفسیر بیان کرتے ھیں اور کوئی تفسیری گوشه تشنہ نہیں چھوڑتے ۔ لیکن جب وھی لفظ دوسری یا تیسری بار مذکور ھو تو وہ اس کی تفسیر بیان نہیں کرتے اور اس طرح وہ اپنے قاری کو دعوت دیتے ھیں که وہ مذکورہ لفظ کی تفسیر اس جگه تلاش کرے، جہاں یہ لفظ قرآن حکیم میں پہلی بار ذکر ھوا ۔ ایسا کرکے فاضل مفسر نے اپنی تفسیر کو بے جا طوالت اور غیر ضروری تکرار سے محفوظ کر لیا ہے ۔

ابو حیان نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں اپنے طریق کار کی تفصیل بیان کرتے ھوئے تحریر کیا ہے ، که جب میں نے ایسی آیات کی تفسیر بیان کی، جن کا تعلق فقھی احکام سے ہے تو میں نے فقه کے چاروں آئمه کرام کے اقوال نقل کئے ۔ البته ایسا کرتے وقت فقھی دلائل بیان نہیں کئے ۔ ,,البحر المحیط،، کے مقدمے میں اس امر کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے که جن آیات کا تعلق تصوف کے مسائل سے ہے فاضل مفسر نے ان آیات کے ضمن میں اھل تصوف کے اقوال بھی اختصار کے ساتھ نقل کئے ھیں (۲۲) ۔ جو اس امر کی طرف رھنمائی کرتے ھیں که ابو حیان کے عہد تک تصوف کو علمی درجه حاصل ھو چکا تھا اور ابو حیان بھی تصوف کی طرف مائل تھے ۔

,,البحر المحیط،، کے مفسر چونکه صحیح العقیدہ مسلمان ھیں اور ان کی تفسیر کا بنیادی مقصد قرآن حکیم کے علوم و احکام کی ترویج و اشاعت ہے ۔ اس لئے وہ اپنی تفسیر میں ایسے امور زیر بحث نہیں

لاتے جن سے اسلام کا براہ راست تعلق نہ ہو ۔۔ چنانچہ خود تحریر کرتے ہیں ۔

,,وترکت اقوال الملحدین الباطنية ، المخرجین الالفاظ العربية من مدلولاتها فی اللغة ، الی هذیان افتروه علی الله وعلی علیّ کرم الله وجهه ، وعلی ذریته،ویسمونه علم التاویل ،، (۲۳) ۔

,,میں نے باطنی ملحدوں کے ایسے اقوال نقل نہیں کئے ، جن کے ذریعے وہ عربی الفاظ کو ان کے لغوی مفہوم سے باہر نکال دیتے ہیں اور اس یاوہ گوئی کے ذریعے وہ لوگ اللہ تعالی ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد پر بہتان باندھتے ہیں اور ایسا کرنے کو (بزعم خویش) علم تاویل کا نام دیتے ہیں ،، ۔

ابو حیان نے اپنی تفسیر میں زمخشری کی ,,الکشاف،، اور ابن عطیہ کی ,,الوجیز،، سے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں ۔ نحوی مسائل اور وجوہ اعراب کے ابواب میں ابو حیان نے دونوں متقدم مفسرین پر شدید تنقید بھی کی ہے اور ان دونوں سے نحوی امور میں بتقضائے بشری جو سہو ہوئی ، ابو حیان نے اس کی بھی نشان دھی کی ہے۔ اور ذھبی نے کشف الظنون کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ ابو حیان کے ایک شاگرد تاج الدین احمد بن عبد القادر بن مکتوم المتوفی ۷۴۹ھ نے ,,البحر المحیط،، کا ایک خلاصہ تیار کیا تھا (۲۴) جس میں زمخشری اور ابن عطیہ کے ساتھ ابو حیان کے نحوی مباحث کا ذکر کیا اور اس مختصر کا نام ,,الدر اللقیط من البحر المحیط ،، رکھا ۔ ,,الدر اللقیط ،، کا قلمی نسخہ جامعہ ازھر کے کتب خانے میں موجود ہے اور یہ کتاب البحر المحیط کے حاشیے پر چھپ بھی چکی ہے (۲۵)۔

ابو حیان نے زمخشری سے بہت استفادہ کیا اور زمخشری نے قرآن حکیم کے جن بلاغی پہلوؤں کو اجاگر کیا ، ابو حیان نے اپنی

کتاب میں ان کی جابجا دل کھول کر تعریف کی اور ایک جگہ لکھا ہے۔

,,انه أُوتی من علم القرآن اوفر حظّ وجمع بین اختراع المعنی وبراعة اللفظ،،

,,انھیں علوم قرآن سے وافر حصہ ملا اور انھوں نے معانی آفرینی اور لفظی مہارت کو یک جا جمع کر دیا ،،۔

ابو حیان چونکہ اہل سنت والجماعت سے وابستہ تھے اس لئے وہ زمخشری پر ان مقامات پر اعتراضات اور تنقید کرتے ہیں جہاں زمخشری نے اعتزال کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ,,البحر المحیط،، میں اس پہلو کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں(٢٦)۔

ابو حیان کی تفسیر ,,البحر المحیط،، چونکہ نحوی طرز کی تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے بظاہر تفسیر پر نحوی پہلو غالب ہے اور اسی امتیاز اور زمخشری کے برعکس اعتزال سے پاک ہونے کی وجہ سے یہ تفسیر اہل علم میں آج بھی مقبول اور متداول ہے اور قرآنی علوم کا سنجیدہ اور دقیق مطالعہ کرنے والوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

۴ ۔ تفسیر القرآن الکریم لابن عربی

علم تفسیر اور علم تصوف کے شہسوار ابن عربی کا پورا نام، ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ تھا۔ وہ الحاتمی، الطائی اور الاندلسی بھی کہلاتے ہیں، لیکن علمی ادبی اور تصوف کے حلقوں میں وہ ,,ابن عربی،، کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی یہ کنیت اس حد تک مشہور ہے کہ بہت سے اہل علم ان کے اصلی نام سے واقف ہی نہیں ہیں۔

ابن عربی اندلس کے مشہور شہر مرسیہ میں ٥٦٠ھ میں پیدا

ہوئے اور ۵٦۸ھ میں اشبیلیہ منتقل ہو گئے اور یہاں قریباً تیس سال قیام پذیر رہے ۔ اشبیلیہ میں قیام کے دوران ابن عربی نے وہاں کے نامور اہل علم اور بلندپایہ شیوخ سے بھرپور استفادہ کیا ۔ یہاں تک کہ وہ خود بھی علم کے اعلی مرتبے پر فائز ہوگئے ۔ بعد ازاں انہوں نے ۵۹۸ھ میں رخت سفر باندھا ۔ وہ شام، مصر، موصل، ایشیائے کوچک اور مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے دمشق میں مستقل طور پر قیام پذیر ہوئے اور یہیں وہ ٦۳۸ھ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (۲۷)۔

ابن عربی کو تصوف میں نہایت اعلی مقام حاصل تھا ان کے لاتعداد مرید اور پیروکار ان سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے ۔ اس لئے وہ ,,الشیخ الاکبر،، اور عارف باللہ،، جیسے بلند پایہ القاب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں ۔ ابن عربی اپنے مشہور صوفی نظریے ,,وحدة الوجود،، کی وجہ سے اہل علم اور صوفیاء کرام کے نزدیک ایک متنازعہ شخصیت رہے ہیں ۔ بعض اہل علم نے ان کے خلاف کفر کے فتوے بھی صادر کئے جبکہ بعض اہل علم نے ان کا بھرپور علمی دفاع کیا ہے (۲۸)۔

ابن عربی کو صرف تصوف میں ہی اعلی مقام حاصل نہیں تھا کہ انہوں نے اس میدان میں ,,فتوحات مکیہ،، جیسی معرکة الآراء تصنیف یادگار چھوڑی بلکہ انہیں دیگر بہت سے علوم میں بھی اعلی مقام حاصل تھا ۔ وہ تفسیر و حدیث کے بلند پایہ عالم تھے ۔ وہ شاعر اور ادیب بھی تھے ۔ ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے اہل علم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ انہیں فقہی اور علمی مسائل کے حل میں مجتہد کا درجہ حاصل تھا اور انہوں نے ان میدانوں میں بے شمار اصول و ضوابط متعین کئے جو آج تک متداول اور علمی حلقوں میں مقبول ہیں ۔

ابن عربی کی قریباً ڈیڑھ سو تصانیف عالمی کتب خانوں کی زینت اور اہل علم و اہل تحقیق کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں ۔ یہ

تصانیف ان کے علمی تبحر، گہرائی اور گیرائی کی زندہ مثالیں ھیں جن کی وجه سے ابن عربی کو چار دانگ عالم میں شہرت دوام حاصل ھوئی تاھم دائرہ المعارف الاسلامیه کے مقاله نگار کا خیال ہے که ابن عربی نے جو قیمتی تصانیف یادگار چھوڑیں ان میں سے نصف کتابیں اھل علم تک پہنچیں ۔ گویا ابن عربی کی ڈیڑھ سو مزید تصانیف تھیں، جن تک ھماری رسائی نه ھو سکی (۲۹) ۔

ابن عربی کی تفسیر القرآن الکریم صوفیانه تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس تفسیر پر مشهور صوفی نظریے ,,وحدة الوجود،، کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ نظریه وحدة الوجود،، کا مفهوم یه ہے که درحقیقت وجود (Existance) صرف اور صرف ایک ہے اور ظاھری حواس اسے متعدد پاتے اور خیال کرتے ھیں اور اس ,,وحدة الوجود ،، کا دوسرا نام اله ہے۔ یه وحدة الوجود درحقیقت وحدت ادیان کا داعی ہے۔

اس تفسیر کے مطالعه سے یه حقیقت بھی واضح ھوتی ہے ، که بنیادی طور پر اس تفسیر کے تین پہلو ھیں اور یه تفسیر انھیں پہلوؤں کے گرد گھومتی ہے۔ ان میں پہلا پہلو ,,وحدة الوجود،، ہے۔ چنانچه فاضل مفسر نے قرآن حکیم کی متعدد آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت اپنے صوفیانه نظریے وحدة الوجود،، کی بھرپور وکالت کی ہے اور مختلف قرآنی آیات کے ذریعے اسے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس تفسیر کا دوسرا پہلو یه ہے که اس میں ,,التفسیر الاشاری،، کو اپنایا گیا ہے جس کا منشاء یه ہے که اھل حقیقت (صوفیاء) کی زبان پر قرآن حکیم کے الفاظ کے جو اشاری معانی جاری ھوتے ھیں ، وہ درحقیقت الله کا منشاء اور مراد ھوتی ہے اور الله تعالی نے ان الفاظ کو اشاری انداز میں اس لئے بیان کیا ہے که ان کی تعبیر اھل ظاھر سے

مخفی رهے ۔ اس تعبیر کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ صوفیائے کرام ھی اس امر کے اھل ھیں کہ وہ قرآن حکیم کی تفسیر بیان کریں کیونکہ انھیں اللہ تعالی سے براہ راست علم کا القاء ھوتا ہے اور وہ قرآن حکیم کی تفسیر پوری بصیرت اور فراست کے ساتھ بیان کرتے ھیں ۔ جبکہ اھل ظاھر ظنی اور تخمینی باتیں کرتے ھیں ۔ جن کا منشائے الٰھی سے قریبی تعلق نہیں ھوتا ۔

ابن عربی کی تفسیر کا تیسرا پھلو یہ ہے کہ اس میں بعض آیات کی تفسیر ظاھری انداز میں بھی بیان کی گئی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ ایسی آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت نہ ,,وحدۃ الوجود،، کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور نہ ھی سری اور اشاری نظام تصوف کی پیروی کی گئی ہے ، بلکہ عام مفسرین کی طرح آیت کا ظاھری مفھوم واضح کر دیا گیا ہے ۔ اس کی مثال سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۵۳ (۳۰) کی تفسیر ہے کہ اس آیت میں لفظ ,,صراطی،، سے اللہ کا راستہ مراد ہے اور اس کے ھمیشہ قائم رھنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کو اپنی جانب منسوب کیا ہے ۔ لفظ ,,فاتبعوہ،، میں ضمیر راستے کی جانب راجع ہے ,,ولاتتبعوا السبل،، سے مراد یہ ہے کہ سابقہ شریعتوں اور ان کے طریقوں کی پیروی نہ کی جائے ۔ کیونکہ وہ شریعتیں مخاطبین قرآن حکیم کے لئے شریعت کا درجہ نہیں رکھتیں (۳۱) ۔ اس قرآنی آیت کی تفسیر اپنے ظاھری مفھوم کی وجہ سے جمھور مفسرین کے ھاں مقبول ہے ۔

یہ تفسیر صوفیانہ انداز تفسیر کی نمائندگی کرتی ہے ۔ اس لئے اھل تصوف کے ھاں بھت مقبول ہے ۔ تاھم اس تفسیر کے مفاھیم اسی وقت آسانی سے سمجھ میں آ سکتے ھیں ۔ جب قاری قرآن حکیم کے مفاھیم سے واقف ھو ۔ تصوف کے اصطلاحی اور اشاری نظام سے

واقفیت رکھتا ھو اور ابن عربی کے فلسفه تصوف اور نظریه ,,وحدۃ الوجود،، پر کامل دسترس رکھتا ھو ۔ ظاھر ہے که یه صفات ھر قاری میں موجود نہیں ھوتیں ۔ اس لئے ابن عربی کی تفسیر کی افادیت مخصوص حلقوں تک محدود ھو کر رہ گئی ہے ۔

۵ ۔ المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز لابن عطیه الاندلسی

اس تفسیر کے مؤلف کا نام ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عطیه اندلسی ہے ۔ وہ غرناطه کے باشندے تھے ۔ ان کی ولادت ۴۸۱ھ میں ھوئی ، اندلس کے شہر مرسیه میں قضاء کے عہدے پر فائز رھے ۔ ان کی وفات ۵۴٦ھ میں رقه میں ھوئی (۳۲) ۔

قاضی ابو عطیه کی پرورش ایک علمی گھرانے میں ھوئی ۔ ان کے والد گرامی ابوبکر غالب بن عطیه ایک متبحر عالم تھے ۔ ان کے دادا عطیه کا شمار اپنے وقت کے نامور اھل علم میں ھوتا تھا ۔ اس لئے اس علمی خاندان کے چشم و چراغ ابن عطیه نے علم و فضل میں کمال حاصل کیا ۔

ابن عطیه نہایت ذھین تھے وہ اعلی درجه کے معامله فہم تھے ۔ انھیں کتب کے مطالعه سے بے حد شغف تھا ۔ اس شوق نے انھیں علم کے اعلی مرتبے پر فائز کر دیا ۔ وہ بلند پایه فقیه ھونے کے ساتھ ساتھ تفسیر ، حدیث ، نحو اور لغت کے فاضل ، ادیب اور شاعر تھے ۔ چنانچه سیوطی نے ان کے ادب پارے اور اشعار کا ذکر کیا ہے (۳۳) ۔

,,البحر المحیط،، کے مقدمے میں ابن عطیه کے بارے میں تحریر ہے ۔

,,رجل من صنّف فی علم التفسیر وافضل من تعرض فیه للتلقیح والتحریر،، (۳۴) ۔

,,جن اھل علم نے تفسیر میں کتابیں تصنیف کیں ان میں بلند پایه

اور جن اصحاب نے اس علم میں طبع آزمائی کی ان میں تحریر اور تشریح کے اعتبار سے سب سے بہتر ھیں " ۔

ابن عطیہ نے اپنے والد گرامی کے علاوہ ابوعلی غسانی اور صفدی سے بھی روایت بیان کی ہے اور جن اہل علم نے ابن عطیہ سے روایت کو آگے بڑھایا ان میں ابوبکر ابن ابو حمزہ، ابو القاسم بن جیش اور ابو جعفر بن مضاء وغیرہ قابل ذکر ھیں (۳۵) ۔

المختصر قاضی ابو محمد بن عطیہ ایک نامور عالم تھے ، جن کی شہرت اندلس کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی ۔ ابن فرحون نے انھیں فقہ مالکی کے بلند پایہ علماء میں سے شمار کیا ہے (۳٦) ۔ جبکہ سیوطی نے انھیں نحو کے شیوخ اور اساسی اراکین میں سے شمار کیا ہے (۳۷) ۔

ابن عطیہ نے جو علمی جواہر پارے یادگار چھوڑے ان میں ,,المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز" ایک بلند پایہ تفسیر ہے ۔ جس کی وجہ سے ان کی شخصیت علمائے اندلس میں ہمیشہ نمایاں رہے گی ۔

یہ تفسیر ماثور انداز میں تحریر کی گئی ہے اور اس میں مرویات پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے ۔ اس لئے تفسیر ماثور کی نمائندگی کرتی ہے ۔ علمائے تفسیر کے حلقوں میں ابن عطیہ کی" المحرر الوجیز" نہ صرف مقبول تفسیر رہی ہے بلکہ اسی تفسیر کی وجہ سے ابن عطیہ کو چار دانگ عالم میں شہرت حاصل ہوئی ۔ لیکن اپنی شہرت اور مقبولیت کے باوجود یہ تفسیر زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ۔ بلکہ یہ مخطوطہ کی شکل میں ہے ۔ یہ تفسیر دس بڑی جلدوں پر مشتمل ہے جن میں سے تیسری، پانچویں ، آٹھویں اور دسویں جلدیں دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ھیں ۔

فاضل مفسر کا انداز تحریر اس طرح ہے کہ وہ آیت قرآنی ذکر کرنے کے بعد پہلے اس کا آسان اور عام فہم زبان میں مفہوم بیان کرتے ہیں ۔ اس کے بعد زیر نظر آیت کے بارے میں مرویات تحریر کرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی تفسیر میں ابن جریر طبری (م ۳۱۱ھ) کی مشہور تفسیر ,,جامع البیان،، سے بہت کچھ نقل کیا گیا ہے۔ تاہم فاضل مفسر بعض اوقات مرویات پر جرح بھی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ,,المحرر الوجیز،، کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ عربی اشعار سے بھی استشہاد کرتے ہیں اور قرآنی الفاظ کے معانی متعین کرتے وقت عربی عبارات پیش کرکے راجح قول کی نشان دھی کرتے ہیں ۔ اس تفسیر میں نحوی مسائل اور اختلاف قراءات کو بھی مناسب جگہ دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابو حیان نے اپنی تفسیر میں ابن عطیہ اور زمخشری کی تفسیروں کا ان الفاظ میں موازنہ کیا ہے۔

,,وکتاب ابن عطیه انقل واجمع واخلص وکتاب الزمخشری الخص واغوص،، (۳۸) ۔

,,اور ابن عطیہ کی تفسیر زیادہ وسیع زیادہ جامع اور زیادہ خالص ہے جبکہ زمخشری کی تفسیر زیادہ مختصر اور گہرائی والی ہے،، ۔

ابو حیان النحوی کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی ابن عطیہ کی تفسیر اور الکشاف کا موازنہ کیا ہے۔ یہ موازنہ اس امر کی نشان دھی کرتا ہے کہ ابن عطیہ کی تفسیر ماثور ہونے کے ساتھ ساتھ لغوی اور نحوی تفسیر کے زمرے میں بھی آتی ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ ان دونوں تفاسیر کا موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں ۔

,,وتفسیر ابن عطیه خیر من تفسیر الزمخشری ، واصح نقلا وبحثا وابعد عن البدع وان اشتمل علی بعضها ، بل هو

خیر منه بکثیر ، بل لعله ارجع هذه التفاسیر،،(۲۹) ـ

,,ابن عطیه کی تفسیر زمخشری کی تفسیر سے بہتر اور نقل وتعبیر کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ اگرچہ اس میں بعض بدعتیں شامل ھیں تاھم وہ بدعتی امور سے زیادہ دور ہے بلکہ وہ ان سب تفاسیر میں لائق ترجیح ہے " (۳۰)۔

اس تفسیر میں بعض کلامی بحثیں بھی شامل ھیں ـ جن سے مصنف کے کلامی مسلک کا اندازہ ھوتا ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیه کا خیال ہے کہ ابن عطیه اعتزال کی طرف مائل تھے ـ جس کی تائید سورہ یونس کی آیت : للذین احسنوا الحسنی و زیادہ،، (۳۱) کی تفسیر سے ھوتی ہے۔ کیونکہ جمهور مفسرین نے لفظ ,,الزیادہ،، سے رؤیت باری تعالی مراد لی ہے جبکہ ابن عطیه نے اس لفظ سے نیکیوں میں سات سو گنا تک اضافه مراد لیا ہے (۳۲)۔

ابن عطیه کی تفسیر بقول ابن خلدون اهل مغرب اور اهل اندلس میں متداول رھی اور اپنے طرز تحریر کی وجه سے بہت پسند کی جاتی ہے۔ ابن عطیه نے خود ھی اس کا ایک خلاصه تیار کیا تھا(۳۳) ـ

حــواشـــی

۱ ـ سیوطی ، جلال الدین ، الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۳ ، مطبع مصطفی الحلبی ، ۱۳۵۱ ھـ

۲ ـ یه سب معلومات کسی ایک جگه دستیاب نہیں ھیں ، اور مختلف قسم کی کتابوں میں جابجا منتشر شکل میں ملتی ھیں ـ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے یه معلومات اهل اندلس کی سوانح عمریوں، تراجم و تذکروں اور تاریخ و سیر کی ضخیم کتب سے جمع کی گئی ھیں ـ جو اهل علم و تحقیق اس موضوع پر مزید معلومات کے طالب ھوں وہ درج ذیل اساسی

مصادر کی طرف رجوع فرمائیں ـ یہ سب کتابیں مطبوعہ شکل میں اسلامی کتب خانوں کی زینت ہیں ـ

١ ـ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون لحاجی خلیفه (دو جلدیں) ـ
٢ ـ شذرات الذهب فی اخبار من ذهب لابن عماد حنبلی (آٹھ جلدیں) ـ
٣ ـ هدیة العارفین ـ لاسماعیل پاشا بغدادی (دو جلدیں)
٤ ـ معجم المؤلفین لعمر رضا کحاله (پندره جلدیں)
٥ ـ الاعلام لخیر الدین زرکلی (اٹھاره جلدیں)
٦ ـ نفح الطیب من غصن الاندلس والرطیب للمقری (سات جلدیں)
٧ ـ ترتیب المدارک للقاضی عیاض (چار جلدیں)
٨ ـ طبقات المفسرین للداودی وللسیوطی (دو جلدیں اور ایک جلد)
٩ ـ الدیباج المذهب فی معرفة اعیان علماء المذهب لابن فرحون مدنی (دو جلدیں)
١٠ ـ بغیة الملتمس فی اخبار رجال الاندلس للضبی
١١ ـ الکواکب السائره لنجم الدین الغزی (تین جلدیں)
١٢ ـ وفیات الاعیان لابن خلکان (سات جلدیں)
١٣ ـ الفهرست لابن الندیم
١٤ ـ مرآة الجنان للیافعی (چار جلدیں)
١٥ ـ روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات للخوانساری
١٦ ـ تاریخ الادب العربی لبروکلمان
١٧ ـ الطبقات الکبری الشافعیه لتاج الدین السبکی (چھ جلدیں)
١٨ ـ البدایه والنهایة فی التاریخ لابن کثیر
١٩ ـ النجوم الزاهره فی ملوک مصر والقاهره لابن تغری بردی (سوله جلدیں)
٢٠ ـ معجم الادباء لیاقوت حموی (بیس جلدیں)

٣ ـ ابن فرحون ، الدیباج المذهب فی معرفة اعیان علماء المذهب ، ص ٣١٧ ـ ٣١٨ ، طبع السعادة ، ٣٢٩ هـ

٤ ـ احکام القرآن کا موضوع ان آیات قرآنی سے بحث کرتا ہے ـ جن میں اوامر و نواهی بیان ہوئے ہوں اور جن کی بجا آوری مسلمانوں پر لازم ہے ـ یہی آیات فقه اسلامی کی اساس ہیں ـ

٥ ـ ابن فرحون ، الدیباج المذهب ص ٣١٧ ، طبع سعاده ، ١٣٢٩ هـ ـ

٦ ـ اس موضوع پر امام قرطبی نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں لکھا ہے ـ

وشرطی فی هذا الکتاب ، اضافه الاقوال الی قائلها والاحادیث ال مصنفها، فانه یقال ,, من برکة العلم ان یضاف القول الی قائلة، وکثیرا ما یجئی الحدیث فی کتب الفقه والتفسیر فیما لایعرف من اخرجه إلاّ من اطلع علی کتب الحدیث ... ونحن نشیر الی من ذلک فی هذا الکتاب ص ٢ ـ ٣

٧ ـ اس آیت کریمه کا ترجمه یه ہے اور نماز قائم کرو اور زکوٰة دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ـ

٨ ـ القرطبی ، الجامع لاحکام القرآن ج ١ ، ص ٣٥٣ طبع دار الکتب ، ١٩٣٥ء ـ

۹ ـ حوالہ سابقہ پر تحریر طویل عبارت سے مطلوبہ جملے نقل کئے گئے ہیں ـ زیادہ تفصیل درکار ہو تو پورا حوالہ ملاحظہ فرمائیے ـ واضح رہے کہ اس حوالے کے ضمن میں درج کی گئی عبارت مسلسل نہیں ہے۔

۱۰ ـ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۷ کا مکمل متن یہ ہے۔

احل لکم لیلۃ الصیام الرّفث الی نساءکم ھن لباس لکم وانتم لباس لّھن ، اعلم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفاعنکم ، فالٔن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم ، وکلوا واشربوا حتی یتبیّن لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ، ثم اتّموا الصیام الی الّلیل، ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد ، تلک حدود اللہ فلاتقربوھا ، کذلک یبیّن اللہ آیتہ للناس لعلھم یتّقون » ـ

۱۱ ـ القرطبی ، الجامع لاحکام القرآن ج ۲ ص ۳۲۲ ، طبع دار الکتب ، ۱۹۳۵ء ـ

۱۲ ـ الذھبی محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۲ ص ۳۳۸ ـ ۳۳۹ ، طبع دار الکتب ، ۱۳۹۶ ھـ / ۱۹۷۶ء

۱۳ ـ ابن فرحون ، الدیباج المذھب فی معرفۃ اعیان علماء المذھب ص ۲۸۲ ، طبع السعادۃ ، ۱۳۲۹ھـ ـ

۱۴ ـ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۷ کا متن یہ ہے۔

واذ قال موسی لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ ، قالوا اتتخذنا ھزوا ، قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین ـ

۱۵ ـ ابن العربی ، احکام القرآن ، ج ۱ ، ص ۱۱ طبع السعادہ ، ۱۳۳۱ھـ

۱۶ ـ ابن العربی ، احکام القرآن ج ۱ ص ۱۱ طبع السعادہ ، ۱۳۳۱ھـ ـ

۱۷ ـ حوالہ سابقہ ، ج ۱ ، ص ۲۳۱ ـ

۱۸ ـ سورۃ النساء کی آیت ۳ کا یہ حصہ زیر بحث ہے۔

,,ذلک ادنی ان لاتعولوا،، ـ

۱۹ ـ ابن العربی ، احکام القرآن ج ۱ ص ۱۳۱ ، طبع السعادہ ، ۱۳۳۱ ھـ

۲۰ ـ الذھبی ، محمد حسین التفسیر والمفسرون ج ۱ ، ص ۳۰۰ مکتبہ وھبہ مصر ، ۱۴۰۵ھـ/۱۹۸۵ء

۲۱ ـ الذھبی محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۱ ص ۳۰۱ طبع السعادہ ۱۳۳۱ھـ

۲۲ ـ ابن حجر عسقلانی ، الدرۃ الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ ج ۳ ص ۳۰۲ ـ ۳۱۰ ، طبع الھند ، حیدر آباد دکن ، ۱۳۳۸ ھـ ـ

۲۳ ـ ابوحیان ، البحر المحیط (مقدمہ) ج ۱ ص ۳ ، طبع السعادہ ، ۱۳۲۸ ھـ

۲۴ ـ حوالہ سابقہ ، ج ۱ ص ۳ ـ ۵ ـ

۲۵ ـ ذھبی محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۱ ، ص ۳۰۳ ، طبع السعادہ ۱۳۳۱ھـ

۲۶ ـ ابوحیان ، البحر المحیط ج ۷ ص ۸۵ ، طبع السعادہ ، ۱۳۲۸ ھـ

۲۷ ـ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے البحر المحیط ج ۳ ص ۲۷۲ اور ج ۷ ص ۸۵ وغیرہ ـ

۲۸ ـ البستانی ، دائرہ المعارف الاسلامیہ ج ۱ ص ۵۹۹ ، بیروت ۱۸۷۶ء ـ

۲۹ ـ الذھبی ، محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۲ ص ۳۰۷ ـ ۳۰۸ ـ دار الکتب الحدیثہ ۱۳۹۶ھـ/۱۹۷۶ء ـ

۳۰ ـ البستانی ، دائرہ المعارف الاسلامیہ ج ۱ ص ۲۳۶ طبع ـ

۳۱ ـ سورة الانعام کی آیت نمبر ۱۵۳ کا متن یہ ہے۔
وانّ هذا صراطی مستقیماً فاتّبعوه ، ولا تتّبعوا السبل فتفرّق بکم عن سبیله، ذلکم وصّکم به لعلکم تتقون ـ

۳۲ ـ ابن عربی ، احکام القرآن ج ۱ ص ۳۱۲ ـ ۳۱۳ ، طبع بیروت دار الیقظه ، ۱۳۸۷ هـ/۱۹۶۷ء ـ

۳۳ ـ ذهبی ، محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۱ ص ۲۳۰ طبع مکتبه الوهبه ، ۱۴۰۵ هـ/۱۹۸۵ء

۳۴ ـ السیوطی جلال الدین ، بغیة الوعاة فی طبقات النحاة ص ۲۹۵ ، السعادة ۱۳۲۶هـ

۳۵ ـ ابوحیان ، البحر المحیط ج ۱ ص ۹۱ طبع السعادة ، ۱۳۲۸هـ

۳۶ ـ ذهبی محمد حسین ، التفسیر والمفسرون ج ۱ ص ۲۳۹ طبع السعاده ۱۳۳۱هـ

۳۷ ـ ابن فرحون ، الدیباج المذهب فی اعیان علماء المذهب ص ۷۴۳ ، طبع سعادة ۱۳۲۹هـ

۳۸ ـ سیوطی جلال الدین ، بغیة الوعاة فی طبقات النحاة ص ۲۹۵ طبع سعادة ۱۳۲۶هـ

۳۹ ـ ابوحیان ، البحر المحیط ج ۱ ص ۱۰ طبع السعادة ۱۳۲۸هـ

۴۰ ـ ابن تیمیه ، فتاوی ، ج ۲ ص ۱۹۳ ، طبع کردستان العلمیه ، ۱۲۲۹ هـ

۴۱ ـ قرآن حکیم ، سوره یونس آیت نمبر ۲۶

۴۲ ـ بحواله ذهبی محمد حسین التفسیر والمفسرون ج ۱ ص ۲۲۴

۴۳ ـ ابن خلدون ، مقدمه ص ۲۹۱ ، طبع الشرقیة ، ۱۳۲۷ هـ

★★★